نہیں فرمایا۔ بلکہ ماخلقت الافلاک فرمایا ہے اور اس میں کیا نکتہ ہے؟ اگر یہ تجزی پہلے معهود ہوتی تو یہ مطلع تھا مگر چونکہ یہ کام پہلے پہل آپ نے کیا ہے اس لئے دوسرے مطلع سے پہلے ایک شعر میں اس طرح متوجہ فرماتے ہیں کہ:۔

نگفت خالق مطلع کہ ماخلقت الارض
مقامِ فکر و تامل حدیث لولاک است

اس شعر کے بعد ذرا پھر شاہ جی کا مطلع ثانی پڑھ کر دیکھئے تاکہ آپ "قدر افلاک" کی قدر پہچان سکیں۔ بیشک افلاک کی قدر بہت بڑھی ہے۔ مگر اب زمین کی قدر کی افزائش بھی قابل غور ہے۔

مقام و منزل قرآن و انبیاء گردید!
بہ مشتِ خاک بنازم چہ رتبۂ خاک است

سبحان اللہ:

زمیں کو اس ترقی پر فلک سے داد ملتی ہے
فلک کیا عرش باری سے مبارکباد ملتی ہے!

*

عطاء اللہ خان عطا گنڈا پور
ایڈوکیٹ مرحوم

بروصال امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

رفت از جہاں بخاری یکتائی این زمن آں تابع کتاب و آں پیروِ سُنن
آن صاحب فراست آں صاحب فطن سرچشمۂ شرافت، افعالِ او حسن
آں نمازی و مجاہد در راہ ذو المنن آں سرفروش ملت آں زبدۂ وطن
بیاں کن فرنگی ہم مرزا شکن از ہیبِ او لرزہ در قلب برہمن
دیگر چو اِو نزاید از خاک ایں وطن سحر البیان لبانش گوہر فشاں دہن
دائم گزیدہ عزلت از دار پُر محن شد گورخانۂ او پیراہنش کفن
گل شد چراغ خانہ شمع انجمنؔ یا باغبانِ جدا شد از سبزۂ چمن
چوں کہ در روح پاکش پرواز بدن دادہ سروشِ غیبی ایں مژدہ بمن
"اللہ کردہ جائش در جنت عدن"

۱۳۸۱ ھ